بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے فضل عمر فاؤنڈیشن کو سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کی حقائق و معارف سے پُر سلسلۂ تصانیف بنام ''انوارالعلوم'' کی بیسویں جلد احبابِ جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ وَمَا تَوۡفِیۡقَنَا اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ

''انوارالعلوم'' کی بیسویں جلد حضرت مصلح موعود کی ۱۹۴۸ء کی چھ تحریرات وتقاریر پر مشتمل ہے جس میں معرکۃ الآرا تصنیف دیباچہ تفسیر القرآن بھی شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوشیار پور میں چلّہ کشی کے دوران آپ کی تضرعات کو پایۂ قبولیت بخشتے ہوئے ایک عظیم الشان پیشگوئی سے نوازا جو اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوئی۔ اس پیشگوئی میں ۵۲ علامات کے حامل پسر موعود کا وعدہ دیا گیا۔ جس کے بارہ میں فرمایا گیا کہ ''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا، وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا، قومیں اُس سے برکت پائیں گی، اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔'' اِس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ایک فرزندِ دلبند، گرامی ارجمند عطا فرمایا جس کے وجود میں ۵۲ علامات کا شاندار ظہور ہوا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خود اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر ۱۹۴۴ء میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔

حضرت فضل عمر اپنی تمام عمر علومِ ظاہری و باطنی اور اپنی ذہانت و فطانت کے ذریعہ اقوامِ عالم کی راہنمائی کرتے رہے۔ اپنوں نے بھی فیض پایا اور غیروں نے بھی برکت حاصل

کی ۔کلام اللہ کا مرتبہ اِس شان سے ظاہر ہوا کہ اغیار نے بھی کہا کہ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے تم اُس کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہو۔اَلْفَضْلُ مَا شَھِدَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ

قوموں کی رستگاری کا عظیم کارنامہ عمر بھر سرانجام دیتے رہے۔کشمیر کے حقوق اور آزادی کی بات ہو یا مسلمانانِ ہند کی آزادی کا مسئلہ، فلسطینیوں کے حقوق و مسائل کی بات ہو یا عربوں کے حقوق و مسائل کی آپ نے بابانگِ دہل ان کے حق میں آواز اُٹھائی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمایا۔

''انوار العلوم'' کی بیسویں جلد ۱۹۴۸ء کی چھ تحریرات وتقاریر پر مشتمل ہے۔ یہ وہ دَور ہے جب کہ ہجرتِ پاکستان کا واقعہ ابھی بالکل تازہ تھا اور حضور عارضی طور پر رتن باغ لاہور میں فروکش تھے۔اسی سال اللہ تعالیٰ نے اولوالعزم خلیفہ کی برکت سے جماعت کو دوسرا مرکز ''ربوہ'' عطا فرمایا۔ جلسہ سالانہ لاہور کا انعقاد ہوا۔ سیاسی منظر نامے میں حیدرآباد دکن پر قبضہ اور بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی وفات ہوئی۔ اِن مواقع پر حضور کی تحریرات احمدیوں اور اہل پاکستان کی راہنمائی کا موجب بنیں۔

حضور کی معرکۃ الآراء تصنیف ''دیباچہ تفسیر القرآن'' بھی ستمبر ۱۹۴۸ء میں منظر عام پر آئی۔ جس میں ضرورتِ قرآن اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسوانح اور صداقت کا بیّن اظہار فرمایا۔اور اس سلسلہ میں یورپ کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات سپردِ قلم فرمائے۔

احمدیت کیا ہے اور کس غرض کے لیے اس کو قائم کیا گیا؟ اِس بنیادی سوال کا خوبصورت اور مدلل جواب ''احمدیت کا پیغام'' کتابچہ میں تحریر فرمایا۔ یہ کتابچہ بھی اِس جلد کی زینت ہے۔

۱۹۴۸ء میں ہندوستان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور نے جو رُوح پرور اور زندگی بخش پیغام شرکائے جلسہ کے نام ارسال فرمایا اُس کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔غرضیکہ جلد ھٰذا جہاں حضور کے تبحر علمی کی آئینہ دار ہے وہاں ۱۹۴۸ء کے معروضی حالات پر بھی روشنی ڈالنے والی ہے۔اللہ تعالیٰ اِس مواد کو نافع الناس بنائے۔آمین

اِس موقع پر خاکسار اپنے قارئین کرام سے ایک نہایت اہم اور ضروری گزارش کرنا چاہتا ہے۔''انوار العلوم'' کی اشاعت کا جب منصوبہ شروع کیا گیا تو اُس وقت یہی خیال تھا

کہ۲۰ جلدوں میں جملہ تحریرات و خطابات مدوّن ہو جائیں گے۔ چنانچہ ۱۹۹۵ء میں تین ہزار روپے ایڈوانس بکنگ کی صورت میں سیٹ کی قیمت مقرر ہوئی۔ جسے طباعت اور کاغذ کی گرانی کے پیش نظر ۲۰۰۸ء میں چار ہزار روپے کر دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن کو ''انوارالعلوم'' کی ۲۰ جلدیں شائع کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

اِن کتب کی اشاعت کے دوران اخبارات ورسائل میں سے کافی تعداد میں مزید مواد ملا ہے جو ابتدائی فہرست میں شامل نہ تھا۔ اِسی طرح حضور کا غیر مطبوعہ مواد بھی مل رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں نئی صورتِ حال تحریر کی گئی تو حضور انور نے فرمایا:

''جو مواد میسر ہے سب شائع ہونا چاہیے''۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اِس ارشاد کے مطابق حضرت مصلح موعود کا جو بھی مواد میسر ہوگا وہ سب انوارالعلوم کی مزید جلدوں میں مدوّن کر کے طبع کیا جائے گا۔ انشاءاللہ

انوارالعلوم کی ۲۰ جلدوں میں ۲۰ ؍دسمبر ۱۹۴۸ء تک کا مواد شامل کیا گیا ہے۔ ۲۵ ؍دسمبر ۱۹۴۸ء سے دسمبر ۱۹۶۵ء تک تقریباً پانچ جلدوں کا مواد موجود ہے جس کی ابتدائی ترتیب دے دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مربیان کرام کی آمد و روانگی کے موقع پر حضور کے خطابات نیز طلبہ مدرسہ احمدیہ و ہائی سکول سے خطابات کا مواد علیحدہ سے تقریباً دو جلدوں کا موجود ہے۔ اسی طرح قبل از خلافت تشحیذ الاذہان، ریویو آف ریلیجنز اور الفضل کے مضامین اور غیر مطبوعہ مواد کی تین جلدیں بن سکتی ہیں۔ خلافت کے بعد تشحیذ، ریویو اور الفضل کے مضامین و غیر مطبوعہ مواد کی ایک جلد تیار ہو جائے گی۔ انشاءاللہ

قبل ازیں ۲۰ جلدوں کے لیے ایڈوانس بکنگ کی سہولت دی گئی تھی۔ اب مزید ۱۰/۱۱ جلدوں کے لیے بھی یہی سہولت میسر ہوگی لیکن اِس کی حتمی قیمت بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں طے کر لی جائے گی۔

خاکسار اُن تمام احباب جماعت کا شکر گزار ہے جنہوں نے کتب کی خریداری میں ادارہ ھذا

سے ہر ممکن تعاون فرمایا۔ خاکسار امید کرتا ہے کہ آئندہ جلدوں کی خریداری کے سلسلہ میں بھی احباب کا تعاون ہمیں حاصل رہے گا تاکہ ہم سیدنا حضرت فضل عمر کے علمی فیضان کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا سکیں اور حضرت مصلح موعود کے روح پرور اور ولولہ انگیز خطابات کے ذریعہ ہماری علمی اور روحانی آبیاری ہوتی رہے۔ آپ سب کے تعاون پر خاکسار ازحد ممنون ہے۔ **جَزَاکُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ الۡجَزَاءِ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ۔**

اس جلد کی تیاری کے مختلف مراحل میں حسبِ سابق بہت سے بزرگان اور مربیان کرام نے اِس اہم اور تاریخی کام کی تدوین و اشاعت میں خاکسار کی عملی معاونت فرمائی ہے۔ مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر اور مکرم چوہدری رشید الدین صاحب نے مسودات کی ترتیب واصلاح اور ابتدائی پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں بہت محنت واخلاص سے خدمات سرانجام دی ہیں۔

مکرم عبدالرشید صاحب اٹھوال، مکرم حبیب اللہ صاحب باجوہ اور مکرم فضل احمد صاحب شاہد مربیان سلسلہ نے پروف ریڈنگ، حوالہ جات کی تلاش، مسودات کی نظر ثانی، اعراب کی درستگی، Re-Checking اور متفرق امور کے سلسلہ میں دلی بشاشت اور لگن سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ تعارف کتب مکرم مبشر احمد صاحب خالد مربی سلسلہ کا تحریر کردہ ہے۔ **فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ الۡجَزَاءِ۔**

خاکسار ان سب احباب کا ممنونِ احسان اور شکر گزار ہے۔ نیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن سب دوستوں کے علم و معرفت میں برکت عطا فرمائے، اپنی بے انتہا رحمتوں اور فضلوں سے نوازے اور ہمیں ہمیشہ اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے اور حضرت مصلح موعود کے علمی فیضان کو احباب جماعت تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

ناصر احمد شمس

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تعارف کتب

یہ انوار العلوم کی بیسویں جلد ہے جو سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی کی ۱۹۴۸ء کی چھ مختلف تحریرات وتقاریر پر مشتمل ہے۔

(۱) اپنے فرائض کی ادائیگی میں رات دن منہمک رہو

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی جب ۱۹۴۸ء میں پہلی دفعہ کوئٹہ تشریف لے گئے تو مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے حضور کے اعزاز میں ایک پارٹی کا اہتمام کیا۔ اِس موقع پر حضور نے یہ انتہائی ایمان افروز تقریر فرمائی جو پہلی دفعہ مؤرخہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۶۱ء کوافادۂ عام کے لیے روزنامہ الفضل میں شائع کی گئی۔ اِس پُر معارف تقریر میں حضور نے متعدد امور کی طرف توجہ دلائی جن میں سے خاص طور پر قرآن کریم کی صحت تلفظ کے ساتھ تلاوت کرنا ہے۔ اسی طرح حضور نے عیسائیوں کے اسلامی تعلیم پر متعدد اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب عیسائیوں کی نئی نسل آہستہ آہستہ اسلامی تعلیمات کی حکمتوں کو سمجھنے اوران کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جس سے ہم سمجھتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تمام دنیا صداقت اسلام کی قائل ہو جائے گی مگر اس کے ساتھ آپ نے احبابِ جماعت کو یہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’دنیا میں آج تک کوئی قوم ایسی نہیں گذری جس نے صرف میٹھی میٹھی باتوں سے دنیا کو فتح کر لیا ہو۔ قومیں ہمیشہ مصیبتوں اور ابتلاؤں کی تلواروں کے سایہ تلے

بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں اور اُنہیں لوگوں کے اعتراضات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ پس اپنے آپ کو اِس فتح کا اہل بناؤ۔ جب تک آپ لوگ خدا اور اس کے رسولؐ کے دیوانے نہیں بن جاتے، جب تک موجودہ فیشن اور رسم و رواج کو کچلنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے اُس وقت تک اسلامی احکام کو ایک غیر مسلم کبھی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔''

(۲) دیباچہ تفسیر القرآن

اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود میں پسر موعود کی علامت یہ بیان فرمائی تھی کہ ''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا...... کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوگا''۔ حضرت مصلح موعود کے متعلق بیان فرمودہ اِس علامت سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود آپ کا معلّم بننا تھا اور خود آپ کو ظاہری و باطنی علوم سے بہرہ ور کرنا تھا۔ چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ کسی علم میں بھی دنیا کا کوئی عالم آپ کا مقابلہ نہ کر سکا اور جس کو بھی آپ سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا وہ اس حقیقت کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکا کہ واقعی مذکورہ بالا پیشگوئی کا حرف حرف آپ کے وجود میں پورا ہوا۔ بِالخصوص قرآن کریم کے علوم و معارف پر آپ کو ایسی دسترس عطا فرمائی گئی کہ غیر بھی اس کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ پاک و ہند کے ایک مایہ ناز اِنشا پرداز اور اُردو ادب کے مسلّم نقاد علامہ نیاز فتح پوری صاحب نے آپکی شہرۂ آفاق ''تفسیر کبیر'' کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں تحریر فرمایا کہ:۔

''اِس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحر علمی، آپ کی وسعت نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے''۔

(الفضل ۱۷/نومبر ۱۹۶۳ء)

حضرت مصلح موعود کے انتقال پر مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے لکھا کہ:۔

''علمی حیثیت سے قرآنی حقائق ومعارف کی جوتشریح، تبیین وترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی بلند وممتاز مرتبہ ہے''۔(صدقِ جدید لکھنو ۱۸/اپریل ۱۹۶۵ء)

حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ خود فرمایا کہ:

''میں وہ شخص تھا جسے علومِ ظاہری و باطنی میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لیے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتے تھے''۔(الموعود صفحہ ۲۱۰)

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا کہ:

''میں نے کوئی امتحان پاس نہیں کیا۔ ہر دفعہ فیل ہی ہوتا رہا ہوں مگر اب میں خدا کے فضل سے کہتا ہوں کہ کسی علم کا مدعی آجائے اور ایسے علم کا مدعی آجائے جس کا میں نے نام بھی نہ سنا ہو اور اپنی باتیں میرے سامنے مقابلہ کے طور پر پیش کرے اور میں اُسے لاجواب نہ کر دوں تو جواُس کا جی چاہے کہے''۔(ملائکۃ اللہ صفحہ ۵۳)

پس زیرِنظر کتاب ''دیباچہ تفسیر القرآن'' حضرت مصلح موعود کے مذکورہ بالا دعاوی کا منہ بولتا ثبوت ہے جسے حضور نے ایک قلیل وقت میں تصنیف فرمایا۔ اِس میں یورپ کے نقادینِ اسلام کے مشہور اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں اور ضرورتِ قرآن پر نہایت لطیف رنگ میں بحث کی گئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت کے واقعات از ولادت تا وفات ایسے عمدہ اور دلکش پیرایہ میں بیان کیے گئے ہیں جو اپنی نظیر آپ ہیں نیز آپ کے بارہ میں بائبل میں مندرج پیشگوئیاں بھی تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ اس کے مضامین عالیہ اور براہین نیرہ مندرجہ ذیل شعر کے مصداق ہیں۔

اَحَادِیْثُ قَدْ صِیْغَتْ فَتُلْھِیْ بِحُسْنِھَا

عَنِ الْوَشْیِ اَوْ شُمَّتْ لَاَغْنَتْ عَنِ الْمِسْکِ

یعنی اس کے مضامین اور عبارتیں ایسے رنگ میں ڈھالی گئی ہیں کہ جو اپنی ذاتی زیبائش اور حسن کی وجہ سے بناؤ سنگھار اور نقش ونگار سے مستغنی کر دیتی ہیں اور اگر اُنہیں سونگھی جانے والی چیز سے تشبیہہ دی جائے تو اس کی خوشبو کستوری سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ یہ کتاب کلام اللہ

قرآن کریم کے عالی مرتبت ہونے کو ثابت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس معرکۃ الآراء کتاب کو ہمیں پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۳) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں ہمارے ہاتھ سے قائم ہوگی

سیدنا حضرت مصلح موعود نے یہ روح پرور تقریر مؤرخہ ۲۰؍ستمبر ۱۹۴۸ء بروز دوشنبہ ربوہ کے افتتاح کے موقع پر ارشاد فرمائی تھی۔ یہ تقریر شروع کرنے سے پیشتر حضور نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعائیں پڑھیں جو آپ نے مکہ مکرمہ کی بنیاد رکھتے وقت پڑھی تھیں۔ ان دعاؤں کے بعد سب سے پہلے حضور نے ان دعاؤں کے اس موقع پر پڑھنے اور مانگنے کی حکمت اور فلسفہ بیان فرمایا۔ اِس کے بعد آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور مقام ومرتبہ کو دنیا میں ایک دفعہ پھر قائم کر کے دکھانے کا عزم ظاہر فرمایا کیونکہ آپؐ محسن انسانیت ہیں اور فرمایا اگر اِس کام میں ہماری جانیں اور ہمارے بیوی بچوں کی جانیں بھی چلی جائیں تو یہ ہمارے لیے عزت کا موجب ہوگا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ اِس وقت جس قدر تحریکیں دنیا میں جاری ہیں وہ ساری کی ساری دُنیوی مقاصد پر مبنی ہیں صرف ایک ہی اہل دین حق کی مذہبی تحریک ہے اور وہ احمدیت ہے۔ یہ وہ تحریک ہے جس میں دنیا کے ہر مذہب، ہر قوم، ہر زبان اور ہر مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والا شامل ہوسکتا ہے۔ پس یہی ایک جماعت ہے جس نے دین حق کے جھنڈے کو بلند رکھنے کا عزم کر رکھا ہے۔ جس کے لیے شہروں کو چھوڑ کر اس بے آب وگیاہ میدان کا انتخاب کیا ہے۔ اِس کے بعد حضور نے ربوہ کی زمین کے انتخاب کا پس منظر بیان کرتے ہوئے اِس تعلق میں اپنی ایک ۶ سالہ پُرانی رؤیا بیان فرمائی۔ نیز اس کے حصول کے سلسلہ میں ہونیوالی کوششوں کا بھی ذکر فرمایا۔ یہ تقریر الفضل کے سالانہ نمبر ۱۹۶۴ء میں پہلی بار شائع ہوئی۔

(۴) مسلمانانِ پاکستان کے تازہ مصائب

حضرت مصلح موعود نے یہ مضمون بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی وفات کے موقع پر تحریر فرمایا جو مؤرخہ ۲۱ رستمبر ۱۹۴۸ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہوا۔

اِس مضمون کا آغاز حضور نے اپنی ایک رؤیا سے کیا ہے جس میں آپ کو ابوالہول جیسی ایک چیز دکھائی گئی جس کے دو سَر تھے۔ یہ رؤیا حضور کو ۱۱ اور ۱۲ ستمبر کی درمیانی رات کو دکھائی گئی جبکہ قائداعظم کی وفات مؤرخہ ۱۱ رستمبر کو رات ۱۰ بجے ہوئی تھی۔ حضور کا سونے کا معمول عموماً رات تقریباً گیارہ بجے کے بعد ہوتا تھا اس لیے یہ یقینی بات ہے کہ یہ رؤیا حضور کو قائداعظم کی وفات کے بعد رات کو دکھائی گئی۔ مگر سونے سے قبل تک حضور کو قائداعظم کی وفات کی ابھی اطلاع نہیں ملی تھی۔ پس حضور نے اس رؤیا کی تعبیر یہ فرمائی کہ اِس رؤیا میں جس چیز کی شکل دکھائی گئی اس کے دوسَر تھے جس سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں پر دو مصیبتیں آنے والی ہیں مگر مسلمان ان دونوں مصیبتوں کو برداشت کر جائیں گے۔ ان میں سے ایک مصیبت تو قائداعظم جیسے ایک عظیم لیڈر کی وفات اور دوسری مصیبت حیدرآباد دکن پر ہندوستانی فوج کا قبضہ تھا۔

اِس مضمون کے آخر پر حضور نے حیدرآباد دکن کی سلطنت کی کچھ تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حق تو یہ ہے کہ حیدرآباد دکن اپنے حالات کے لحاظ سے انڈین یونین میں ہی شامل ہونا چاہیے تھا جس طرح کہ کشمیر اپنے حالات کے لحاظ سے پاکستان میں شامل ہونا چاہیے لیکن ان واقعات پر کوئی جزع فزع کرنے کی بجائے مسلمانانِ پاکستان اگر مضبوط ارادے، بلند حوصلہ اور پختہ عزم سے کام لیں تو یقیناً پاکستان روز بروز ترقی کرتا چلا جائے گا اور دنیا کی مضبوط ترین طاقتوں میں سے ہو جائے گا۔

(۵) احمدیت کا پیغام

حضرت مصلح موعود نے یہ کتابچہ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں تحریر فرمایا۔ اس کتابچہ میں احمدیت سے متعلق اِس بنیادی سوال کہ ''احمدیت کیا ہے اور کس غرض سے اس کو قائم کیا گیا ہے؟'' کا جواب

تحریر فرمایا ہے جس میں نہایت ہی آسان پیرایہ میں جماعت احمدیہ کا عقائد کے لحاظ سے تعارف کروایا گیا ہے۔ اِس تعلق میں سب سے پہلے آپ نے مذکورہ بالا سوال کرنیوالوں کو یہ بات سمجھائی ہے کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے اور نہ ہی احمدیوں کا کوئی الگ کلمہ ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف اسلام کو یہ فخر اور اعزاز حاصل ہے کہ اس کا ایک کلمہ ہے۔ اور احمدیت چونکہ حقیقی دین ہونے کی دعویدار ہے اس لیے جماعت احمدیہ کا کلمہ بھی وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

اِس کے بعد حضور نے جماعت احمدیہ کے متعلق عقائد کے لحاظ سے بعض شکوک کا ازالہ فرمایا جس میں ختم نبوت، ملائکہ اللہ، نجات، احادیث، تقدیر، جہاد جیسے مسائل کے متعلق جماعت احمدیہ کا نقطۂ نظر بیان فرمایا۔

اِسی طرح اِس کتابچہ میں ایک نئی جماعت بنانے کی وجہ اور غرض و غایت بیان فرمائی۔ نیز جماعت احمدیہ کے پروگرام پر روشنی ڈالی اور آخر پر احمدیوں کو دوسری جماعتوں سے علیحدہ رکھنے کی وجہ بیان فرمائی۔

پس یہ کتابچہ جماعت احمدیہ کے تعارف کے لحاظ سے انتہائی لاجواب ہے جسے ہمیں کثرت سے دوسروں کو پڑھانا چاہیے۔

(۶) ہندوستان کے احمدیوں کے نام پیغام

حضرت مصلح موعود نے ۱۹۴۸ء کے جلسہ سالانہ ہندوستان کے موقع پر ہندوستان کے احمدیوں کے نام جو پیغام ۲۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو تحریر کر کے ارسال فرمایا اِس پیغام کو اب انوار العلوم کی اِس جلد نمبر ۲۰ میں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

اِس پیغام کے آغاز میں حضور نے اس جلسہ سالانہ کے منعقد کرنے پر جماعت احمدیہ بھارت کو ھدیۂ تبریک پیش کیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ جماعتیں صدمات میں سے گذرے بغیر کبھی بڑی جماعتیں نہیں بن سکتیں۔ (حضور کا اس میں دراصل پارٹیشن کی طرف اشارہ تھا) پارٹیشن کے نتیجہ میں جو جماعتی نقصان ہوا اُس کے ذکر کے بعد حضور نے ہندوستان کے احمدیوں کو اُس وقت

کے حالات کے پیشِ نظر اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ:۔

''پس آپ لوگ اب اپنی نئی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے نئے سرے سے اپنے دفاتر کی تنظیم کریں اور ہندوستان کی باقی جماعتوں کو دوبارہ زندہ کرنے اور زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔صرف یہی نہیں بلکہ ان کو بڑھانے اور پھیلانے کی کوشش کریں۔ وہ تمام اغراض جن کے لئے احمدیہ جماعت قائم کی گئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں لکھی ہوئی موجود ہیں۔ان اغراض کو سامنے رکھ کر صدر انجمن احمدیہ کی تنظیم کریں اور تمام ہندوستان کی جماعتوں کے ساتھ خط و کتابت کر کے ان کو منظّم کریں اور پھیلنے پھولنے میں مدد دیں۔''

انڈیکس

مرتبہ: مکرم فضل احمد شاہد صاحب

مضامین

اللہ تعالیٰ

صفاتِ الٰہیہ

اُمت

امن

انبیاء

انسان

انصار

ع

عادات

عبادت

عبرانی

عورت

عیسائی

عیسائیت

غ

غزوہ

غلطیاں

ف

فرشتے

ق

قانون

قرآن

متفرق امور

آیات قرآنیہ

احادیث

حدیث بالمعنیٰ

(ترتیب بلحاظ صفحات)

اسماء

ع

مقامات

ی

کتابیات